خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 17-مارچ 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 63 | اتوار 26 شوال-1416ھ 17 امان 1375ہش 17 مارچ 1996ء

تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے عذاب سے بچانے والا ہوتا ہے

جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں ان کو نفس نے دھوکا دیا ہوا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک قطرہ کافی سمجھتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں سے ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا۔ ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقش قدم پر چلے' اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ ایسی جماعت نہ ہو گی۔ نہیں جماعت تو ضرور ہو گی اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ ایسے لوگ ضرور ہوں گے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 596)

نکاح

○ عزیزم ڈاکٹر کامران سلیم صاحب رانا ابن مکرم بشیر احمد رانا صاحب کا نکاح ڈاکٹر شازیہ مقصود صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب اٹھوال سے مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر 96-2-19 کو بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

نسیم سیفی

○ مکرم عبدالقدیر قریشی صاحب حال مقیم جرمنی ابن مکرم عبدالحمید قریشی صاحب ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ گُلِ داؤدی صاحبہ بنت لطیف اے اکمل صاحب اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ 'یو۔بی۔ایل ربوہ بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 29-فروری 96ء کو بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم انس احمد صاحب ابن مکرم ہادی احمد صاحب واہ کینٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ الشافی صاحبہ بنت مکرم محمد شفیق صاحب آف کینیڈا 50000 حق مہر پر حیدر آباد میں مربی سلسلہ نے مورخہ 95-12-16 کو پڑھا۔ اسی طرح عزیزہ مکرمہ سطوت عمرانہ صاحبہ بنت مکرم ہادی احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عبدالقیوم صاحب ابن مکرم عبدالغفور صاحب 50000 ہزار حق مہر پر مکرم منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے 95-11-10 کو واہ کینٹ میں پڑھا 95-11-11 کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دونوں بچے محترم مولانا احمد خان نسیم کے پوتا۔ پوتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتے بابرکت کرے۔

تقویٰ اختیار کرنے والوں کو اللہ اپنی رحمتوں اور رضا سے نوازتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تقویٰ کے معنی ہیں کہ اپنے نفس کو ان باتوں سے محفوظ رکھنا جو گناہ ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں (-) اس واسطے ہم تقویٰ کے معنی یہ کیا کرتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کا مطلب ہے کہ اللہ کو اپنے لئے ڈھال کے طور پر حفاظت کا ذریعہ بناؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں پر فرمایا کہ جو (احکام دینیہ) یعنی ایمان کی نگہداشت اور حفاظت کرتا ہے یعنی (احکام دینیہ) پر ایمان رکھتے ہوئے یہ حفاظت کرتا ہے کہ اس کا نفس کوئی ایسا کام نہ کرے جس کی (احکام دینیہ) نے اجازت نہیں دی اور کوئی ایسا کام کرنے سے رہ نہ جائے جس کا حکم اس (-) کی طرف سے دیا گیا (-) اور اس کے ساتھ جو تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے لئے بطور ڈھال کے اور ذریعہ حفاظت بنا لیتا ہے یعنی دعائیں کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں وہ آجائے تاکہ شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے وہ محفوظ رہ سکے تو ایسے متقیوں سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے یعنی اپنے انعاموں اور اپنی رحمتوں اور اپنی رضا سے انہیں نوازتا ہے۔

تقویٰ پر (کلام الٰہی) نے بڑا زور دیا ہے اور دراصل انسان کی روحانی ترقیات کی ابتداء گناہوں سے بچنے کے ساتھ شروع ہوتی ہے کیونکہ جب تک زمین کو اعمال صالحہ کے بیج لگانے کے لئے تیار نہ کیا جائے اس وقت تک وہ بیج اگر لگائے بھی جائیں پنپ نہیں سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان اپنی فطرت میں کمزور ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس کمزوری کے بد نتائج سے بچنے کے لئے (احکام دینیہ) نے ہمیں تعلیم دی ہے اور وہ راہیں بتائی ہیں کہ جن پر چل کر انسان یا ان کمزوریوں سے بچ جاتا ہے یا اگر کوئی بشری کمزوری سرزد ہو جائے تو اس کے بد نتائج سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ مثلاً توبہ ہے اور استغفار ہے بہرحال انسان کی سیر روحانی بدیوں سے بچنے کی کوشش سے شروع ہوتی اور اس کی انتہا اپنے اپنے ظرف کے مطابق قرب الٰہی کے حصول پر ختم ہوتی ہے۔

(از خطبہ 22-نومبر 1974ء)

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ اس کے لئے بہت ہی مدد کرتی ہے۔ مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

17- امان 1375 ہش 17 - مارچ 1996ء

رضا کارانہ کام کی اہمیت

کام تو صرف اسی صورت میں صحیح طور پر انجام دیا جا سکتا ہے کہ انسان کو جو کام کر رہا ہے۔ اس کا طریق کار معلوم ہو۔ اگر وہ کسی کام کرنے کے طریق سے ناواقف ہو اور اس کام میں جتا رہے۔ تو خواہ کتنی دیر وہ سمجھے کہ میں کام کر رہا ہوں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس ہر کام کے کرنے کے لئے اس کے کرنے کے طریق کا علم ہونا چاہئے اور پھر اس سے بڑھ کر اس کی اہلیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ہو سکتا ہے کام کا صحیح نتیجہ نہ نکلے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کام پایہ تکمیل ہی کو نہ پہنچے یہ دونوں باتیں کام کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ ہم اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ اس ارشاد میں آپ نے نہ صرف کام کرنے پر روشنی ڈالی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ جو کام کسی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی اغراض دینی ہوتی ہیں اس کی ذمہ داری اس شخص سے زیادہ ہوتی ہے جس کے ذمہ دنیا کا کوئی کام ہوتا ہے۔ خاص طور پر دنیا کا کوئی ذاتی کام۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جس شخص کے سپرد کوئی دینی کام کیا جاتا ہے اس کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور ذاتی کام سے زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کا فرض ہے کہ وہ ذاتی کام سے زیادہ احتیاط دینی کام کرنے میں صرف کرے۔ ہر وقت لگے رہنے سے کوئی کام نہیں ہو جاتا۔ جب تک کام کرنے کے طریق سے کام نہ کیا جائے۔ اگر اندھا دھند لگے رہنے سے کام ہو سکتا ہو تو چپڑاسی مقرر کر دینے کافی ہوں۔ لیکن جب تعلیم یافتہ اور سمجھ دار انسان کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو اس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ کام کو سمجھے گا۔ اور اخلاص سے کام کرے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے کام کو سمجھتا نہیں اور دن رات دفتر میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتا بلکہ خدا اس سے پوچھے گا کہ تم نے کیا کام کیا۔ جس طرح ایک الٹا لٹکنے والا' سورج کے سامنے منہ کر کے کھڑا رہنے والا' سردی کے موسم میں پانی میں کھڑا رہنے والا' اس وجہ سے قطعاً نہیں بخشا جائے گا کہ اس نے زیادہ مشقت اٹھائی ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو مشقت تو زیادہ اٹھاتا ہے مگر کام کچھ نہیں کرتا۔ وہ بھی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ پس اگر کوئی بزعم خود اخلاص اور دیانت داری سے کام کرتا ہے مگر اخلاص اور دیانت داری کے معنے اس کے نزدیک وقت خرچ کرنے کے ہیں۔ تو وہ خدا کے حضور سبکدوش نہیں ہو سکتا۔"

اس ارشاد میں تین باتیں خاص طور پر ایسی ہیں جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی کام کی اہلیت پیدا کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ کام سرانجام دیا جا سکے۔ اہلیت پیدا کرنے کے بعد اس کام کے طریق سے بھی واقف ہونا لازمی ہے۔ جب انسان اہلیت پیدا کر لے۔ اور اس کے طریق سے بھی واقف ہو جائے تو اسے اپنے کام کو اخلاص اور دیانت داری سے کرنا چاہئے یہ سمجھ لیا کہ میں نے تو اس کام کے لئے اتنا وقت صرف کیا ہے۔ اور مجھے اس کی داد ہی نہیں ملی۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ داد ملتی ہے کام کے نتیجہ میں۔ اگر اہلیت نہیں ہے طریق کار سے واقفیت نہیں ہے۔ اور اخلاص دیانت داری سے کام نہیں کیا ہے تو محض زیادہ وقت کا صرف کرنا داد کا مستحق نہیں بناتا۔ بلکہ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کیا کیا ہے یعنی گرفت کرے گا کہ تو نے کام نہیں کیا۔ پس ہم سب کو لازم ہے کہ ہم جس کام پر بھی مقرر ہیں اس کی زیادہ سے زیادہ اہلیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کام کے کرنے کے طریق سے واقفیت حاصل کریں۔ اور اخلاص اور دیانت داری سے کریں۔ اور اس بات پر نظر نہ رکھیں کہ ہم نے محنت کتنی کی ہے۔ بلکہ اس بات پر نظر رکھیں کہ ہمارے کام کا صحیح نتیجہ نکلا ہے یا نہیں۔ کیونکہ جس شخص نے ہمارے ذمہ کام لگایا ہے۔ وہ وقت کو نہیں دیکھے گا۔ کام کے انجام کو دیکھے گا۔ جب تک اس کا کام صحیح نتیجہ نہ پیدا کرے اس وقت تک کام کرنے والے کی پذیرائی نہیں ہو سکتی۔

پس خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کہ ہمیں اپنے اپنے کام کی اہلیت عطا فرمائے۔ طریق کار سے ہم واقف ہو جائیں اور اخلاص اور دیانت داری سے کام کریں۔ آخر دینی کام جو ہیں وہ ہم خدا کے لئے کرتے ہیں۔ خدا کب یہ چاہے گا کہ ہم کام میں تو جتے تو رہیں لیکن صحیح نتیجہ نہ نکلے۔

جب مرا بھاؤ ذرا سستا ہوا
بڑھ گئی رونق مرے بازار کی
ہے یہی ہر ایک منڈی کا اصول
سوچ کیوں بدلی نہیں تُجّار کی

ابوالاقبال

○

گلیوں سے گزرتی تھی ہوا اور طرح کی
صحنوں میں اترتی تھی ضیا اور طرح کی

اس شہر کی تھی آب و ہوا اور طرح کی
اک شخص سے تھی ساری فضا اور طرح کی

لفظ اس کے نرالے تھے خیالات اچھوتے
لحن اور طرح کا تھا صدا اور طرح کی

دل لذتِ جاوید سے لبریز پلٹتے
تھی دستِ دعا میں بھی عطا اور طرح کی

اب پھول تہ شاخ ہی کھلتے ہیں چمن میں
موسم بھی دکھاتا ہے ادا اور طرح کی

ہر آنکھ سمجھتی ہے کہ بارش نہیں ہوگی
بستی سے گزرتی ہے گھٹا اور طرح کی

دن رات بدلتے ہیں جو یارو مِرے پیارو
درد اور طرح کا ہو دعا اور طرح کی!!

اکرم محمود

خدا کے لئے قربان ہونے والے کو ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"انسان کو قربان تو ہونا ہی پڑتا ہے کوئی اپنے نفس کے لئے قربان ہوتا ہے۔ کوئی عزت کے لئے۔ کوئی اپنے کسی عزیز کے لئے۔ اور کسی کو زمانہ کے ہاتھوں قربان ہونا پڑتا ہے مگر مبارک ہے وہ جو خدا کے لئے قربان ہو اور قربانیوں کے لئے ہلاکت ہے مگر خدا کے لئے قربان ہونے کے نتیجہ میں ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اور ایسے شخص کو ہمیشہ ہمیش کے لئے ہلاکت سے بچا لیا جاتا ہے بلکہ جو اس کو فنا کرنے کے لئے اٹھے اس کو فنا کر دیا جاتا ہے۔ اور مٹا دیا جاتا ہے۔"

(الفضل 28- ستمبر 1918ء)

"یاد رکھو جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرتے ہیں وہ مرتے نہیں۔ بلکہ زندہ ہوا کرتے ہیں اور اس زمانہ نے تو پہلی موت کی شکل بھی تبدیل کر دی ہے پرانے زمانے میں تلواروں اور چھریوں کے زخم کھا کر لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے تھے۔ یا بندوقوں کا نشانہ بن کر مرتے تھے لیکن اب عام طور پر اس قسم کی موت نہیں بلکہ وہ موت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے آتی ہے کبھی کبھار پہلی قسم کی موت بھی آ جاتی ہے .... مگر زیادہ تر موت وہی ہے جو دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے اور دین کے مطابق اپنی زندگی بنانے میں آتی ہے۔"

(الفضل 8- مارچ 1936ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابو طاہر فارانی

بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

علم الاخلاق

اخلاق خُلق کی جمع ہے۔ اور اصطلاح علوم میں "خُلق" ایسے ملکہ کو کہتے ہیں جس کی بدولت نفس سے افعال کا صدور بغیر کسی غور و فکر کے بسہولت ہوتا ہو۔

اچھے اور برے۔ درست نادرست حق اور باطل اور ادنیٰ و اعلیٰ کی بحثیں صبح سے لے کر شام تک ہوتی ہیں۔ بلکہ انسان تو ایک طرف اب تو حیوان کے ہر فعل کو بھی اچھے اور برے اور درست و نادرست کے معیاروں ہی سے جانچا۔ پرکھا۔ اور دیکھا جاتا ہے۔ ہر روز ہمارے جج۔ منصف اور سربراہان حق و انصاف حتی کہ قاضی القضاۃ تک انہی معیاروں پر دینی و دنیوی امور کو پرکھتے اور حدیں عائد کرتے ہیں۔ اکابر معاشرہ تو ایک طرف آپ روزانہ سنتے اور دیکھتے ہوں گے۔ کہ سارا دن گلیوں میں خس و خاشاک سے اٹے رہنے والے کھلنڈروں تک کے ہونٹوں اور زبانوں پر بھی یہی دو معیار ہوتے ہیں۔

علم اخلاق کی تعریف مگر جوں جوں باہم ملنے جلنے والوں کے اغراض و مقاصد بدلتے رہتے ہیں۔ ان کے درست و نادرست کے پیمانے بھی ساتھ ساتھ بدلتے چلے جاتے ہیں۔ اس پر مستزاد انسانوں کی تعداد اور ان کی طبقہ وارانہ تقسیم۔ کوئی مال کا طالب ہے تو کوئی حریت و آزادی کا۔ کوئی جاہ و حشم کا دلدادہ ہے۔ تو کوئی شہرت دوجاہت پر فریفتہ۔
ایک علم کا مشتاق ہے تو دوسرا ہر شے سے بے پروا صرف آخرت کی بھلائی کا مشتاق۔

گویا ایک چیز اگر ایک کے لئے اہم ہے تو دوسرے کے نزدیک وہی غیر اہم۔ ایک سعی اگر ایک کے نزدیک بے معنی تگ و دو کا درجہ رکھتی ہے تو دوسرے کے لئے وہی حصول سعادت و فلاح کا زینہ۔ لیکن کیا انسانوں کی زندگی میں کوئی غرض و غایت ایسی بھی موجود ہے جو سب کے لئے یکساں ہو اور جو سب کا منتہائے مقصود کہلا سکے۔ جسے تمام انسانوں کے لئے حد نگاہ قرار دیا جا سکے۔ جسے معیار اور کسوٹی قرار دے کر اچھائی اور برائی میں تمیز کی جا سکے۔ اسی طرح کہ جو اس کے مطابق ہو وہ اچھا کہلائے اور جو نامطابق ہو وہ برا۔

ماہرین علوم کے نزدیک علم اخلاق دراصل انہی امور اور اسی غائیت القابات پر بحث کرتا ہے جس کی متذکرہ بالا تشریح و وضاحت کی روشنی میں یہ تعریف بنتی ہے۔

ایک ایسا علم جو برائی اور بھلائی کی حقیقت کو ظاہر کرے انسانوں کو باہم خیرو خوبی سے معاملہ کرنا سکھائے۔ جو مفید اور کار آمد باتوں کے لئے دلیل راہ بنے۔

المختصر وہ علم جو فضائل و رذائل میں تمیز کرنے کی اصلاحیت عطا کر دے کہ ایک انسان کسی طرح رذائل سے محفوظ رہ کر فضائل سے مزین و متصف ہو سکتا ہے۔

علم اخلاق کے موضوعات لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ انسانوں کے تمام اعمال اخلاق کے موضوعات نہیں ہیں۔ کیوں کہ بعض اعمال تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں اچھے یا برے کا عنوان دیا ہی نہیں جا سکتا۔ مثلاً
سانس لینا۔ دلوں کا دھڑکنا۔ حرکت کرنا۔ تاریکی سے روشنی میں آنے پر آنکھوں کا جھپکنا اور چوندھیا جانا وغیرہ وغیرہ

یعنی ایسے اعمال جو غیر ارادی طور پر سرزد ہوتے ہیں۔ جن کے سرزد ہونے پر نہ کسی کو بدکار قرار دیا جا سکتا ہے۔ نہ نیکوکار۔ اور نہ اس سلسلہ میں کسی قسم کا محاسبہ ہی موزوں و ممکن ہے بلکہ علم اخلاق کے موضوعات وہ اعمال ہوتے ہیں جو انسانوں سے ارادی طور پر سرزد ہوں اور جنہیں وہ ان کے نتائج سے باخبر ہوتے ہوئے بلکہ بعض اوقات ان کے نتائج پر غور کرنے کے بعد کرتے ہیں مثلاً۔ ایک شخص جب ایک ہسپتال تعمیر کراتا ہے تو یہ جانتے ہوئے کراتا ہے کہ اس سے انسانیت کو صحت اور تندرستی ملے گی۔ بیماروں کو شفا اور زخمیوں کو اندمال کی بشارتیں ملیں گی۔ یا اپنے کسی حریف یا دشمن کو قتل کرتا ہے۔ ایسے اہتمام کے ساتھ کہ قتل میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔

یہ اس قسم کے اعمال ہیں جو علم اخلاق کا موضوع بن سکتے ہیں۔ یا بنائے جا سکتے ہیں اور جن کا کرنے والا خدا اور اس کی مخلوق کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔

ان دو قسم کے اعمال کو پڑھ کر شاید کسی ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ کیا وہ اعمال جو ان دونوں کے شاہد ہوں علم اخلاق کا موضوع بن سکتے ہیں؟ مثلاً

بعض افراد کا نیند کی حالت میں کچھ کر گزرنا جیسے ایک شخص سوتے میں اٹھ کر گھر کو آگ لگا دیتا ہے اور ایک دوسرا نیند ہی کی حالت میں اٹھ کر پانی ڈال کر گھر کے اس جلتے ہوئے حصے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ تو کیا اس صورت میں پہلے مجرم اور دوسرے کو ممدوح قرار دیا جائے گا۔

اسی طرح نسیان کا مریض ایک شخص "بھول جانے" کی عادت کے باعث اپنا کوئی وعدہ وفا نہیں کرتا۔ یا کوئی شخص کسی عملی تجربہ کی محویت یا کسی حسابی الجھن کے حل میں مستغرق ہونے کے باعث وقت مقررہ پر کسی کام کی انجام دہی سے چوک جاتا ہے۔

لیکن اگر ہم ایسے تمام افعال کا بہ نظر عمیق تجزیہ کریں تو دل یہ گواہی دے گا کہ یہ سب کے سب غیر ارادی افعال ہیں جن میں انسان کوئی کام جان بوجھ کر اور ان کے نتائج پر غور کرنے کے بعد نہیں کرتا۔ لہٰذا وہ لوگ جن سے ایسی حالتوں میں یہ افعال سرزد ہوں وہ اصولاً ان کے لئے جوابدہ قرار نہیں دیئے جا سکتے ہیں اس لئے چشم پوشی ہی کرنا پڑے گی۔ شاید اسی لئے ارسطو۔ محقق دوانی اور جون تینوں علم اخلاق کی یہ تعریف کرتے ہیں۔

"ایسا علم جس میں انسانی کردار پر اس حیثیت سے بحث کی جائے کہ وہ صواب و خیر ہیں یا خطاء و شر؟ اور اس طرح بحث کی جائے کہ یہ تمام احکام صواب و خطاء یا خیر و شر کسی مرتب نظام کی شکل میں آجائیں"

اور روجرس کہتا ہے۔ وہ علم جو ایسے اصول بنائے جن سے انسانی کردار کے صحیح مقاصد کی حقیقی اور سچی قدر و قیمت کا تعین ہو سکے علم اخلاق کہلاتا ہے۔

ایک ضروری بات البتہ غیر ارادی طور پر سرزد ہونے والے ان افعال میں ایک بات ضرور محلِّ نظر ہے کہ جو شخص اس مرض میں مبتلا ہے کہ اس سے نیند میں بعض ایسے افعال سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ جو امن عامہ کی منافی ہیں وہ بیداری میں ان امور سے کہاں تک احتیاط کرتا ہے جو ان حادثات کے برپا ہونے کا بالواسطہ سبب بنتے ہیں یعنی خواب میں آگ سے کھیلنے والا روزانہ آگ کو دور رکھ کر کیوں نہیں سوتا۔ وہ آگ کو اتنا قریب رکھ کے کیوں سوتا ہے کہ کوئی شرارہ اڑ کر سارے مکان کو جلا کر خاکستر کر دے اور ایسی حالت میں اس کا یہ عذر کہاں تک جائز اور لائق اعتنا ہو گا کہ

"میں تو سویا ہوا تھا۔ بھلا میں کس طرح اٹھ کر آگ بجھا سکتا تھا"

اسی طرح وہ شخص جو بھوک سے پریشان ہو کر چوری یا قتل کر مرتکب ہوتا ہے وہ اپنے اس عمل کے لئے ضرور زیر محاسبہ لایا جانا چاہئے۔ کیونکہ وہ گم کردہ عقل و شعور نہیں ہے اور جو اقدام وہ کر رہا ہوتا ہے اس کے عواقب و نتائج سے بخوبی باخبر ہوتا ہے۔

اس ساری ضمنی بحث کا حاصل ہے یہ کہ اعمال جو بعض افراد کی عادت ثانیہ بن جائیں وہ بھی علم اخلاق کی زد میں آئیں گے کیوں کہ

عادت۔= کسی ارادی عمل کے بار بار سرزد ہونے ہی کا نام ہے اس اعتبار سے علم اخلاق کے صرف دو ہی قسم کے اعمال و افعال رہ جاتے ہیں۔

اول۔ وہ اعمال و افعال جو کسی انسان کے اختیارات و ارادہ سے صادر ہوتے ہیں۔ اور جن کا ارتکاب کرتے وقت وہ ان کے عواقب و نتائج سے خوب آگاہ ہوتا ہے۔

دوم۔ وہ افعال و اعمال جو یوں تو بغیر ارادہ و اختیار کے سرزد ہوتے ہیں لیکن اختیار، شعور اور ارادہ سے کام لے کر ان سے احتیاط برتی جا سکتی ہے۔

تیسری قسم کے اعمال وہی رہ جاتے ہیں۔ جو ارادہ و شعور سے صادر نہیں ہوتے وہ نہ علم اخلاق کا موضوع بن سکتے ہیں نہ ان سے متعلق علم اخلاق کی رو سے بحث ممکن ہے۔

علم اخلاق کے فوائد علم اخلاق مندرجہ ذیل طریقوں سے اعمال انسانی اور انسانی زندگیوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

وہ انسان کو اچھے اور برے کی تمیز کراتا ہے۔

انسان کی چشم عبرت کو وا کرتا ہے تاکہ انسان خیر و شر اور ان کے لوازمات کو دیکھ اور پہچان سکے۔

اپنے ساتھ شغف رکھنے والوں کو ناقدانہ نظر عطا کر کے اعمال کے کھرے اور کھوٹے ہونے کی پرکھ کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ اور ان کی صحیح اور پائیدار تقویم پر ایسی مقدرت عطا کرتا ہے کہ ان سے متعلق احکام نافذ کرتے وقت وہ لوگوں کے رجحانات اور تقلیدات کا اثر قبول نہ کرے بلکہ فیصلہ کرتے وقت صرف علم اخلاق کے نظریات اور قواعد و ضوابط ہی سے رہنمائی حاصل کرے۔

چونکہ اس کی غرض صرف لفظی نظریوں اور قاعدوں تک ہی محصور و محدود نہیں اس لئے یہ ارادوں کو ایسی تاثیر اور ہدایت بھی عطا کرتا ہے۔ جو کسی ارادہ کو عمل خیر پر آمادہ کرتی ہے۔ اور اپنی حیات کی صحیح تشکیل کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور اپنے اعمال کو عمدگی و طہارت کے سانچوں میں ڈھال کر حیات انسانی کے لئے مثال بننے کے لئے اکساتی ہے۔ جیسا کہ ارسطو کہتا ہے۔!

"فضیلت" کا صرف علم ہی کافی نہیں بلکہ اس کے قیام و تحفظ کے لئے ریاضت۔ احسن استعمال۔ اور دوسرے وسائل و اسباب کی ایجاد یہ سب کچھ مل کر ہی فضیلت کو حقیقی معنوں میں پائیدار اور انسان کو صاحب فضیلت اور نیکوکار بناتے ہیں۔

صرف اخلاقی خطبات یا پند و نصائح کوئی پائیدار نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔"

ایک سوال ان توجیہات کے بعد ایک سوال اور بھی ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا علم اخلاق کے نتائج و محاسن انسانی عادات میں تغیر و تبدل سے مشروط ہیں؟ کیا مزاج میں تبدیلی ممکن ہے؟

اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں "مزاج" کا حلقہ اثر کھنگالنا ہو گا۔ جسے افراط و تفریط کے مابین عرض المزاج کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس پر انسان کی بقاء کا انحصار ہے اور جو اس ارشاد نبوی ؐ کی روشنی میں غیر مبتدل و لازم ہے کہ

تم اگر کسی پہاڑ کے متعلق سنو کہ وہ اپنی جگہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ٹل گیا ہے تو اس کو صحیح مان لینا لیکن اگر کسی شخص کے متعلق سنو کہ اس کی خلقت بدل گئی ہے تو اسے ہرگز سچ نہ ماننا کیونکہ انجام کار میں جبلت کی طرف لوٹ آنا ضروری ہے۔"

دراصل نفس انسانی اپنے کردار کے اعتبار سے ان تین امور میں سے کسی ایک امر سے متعلق ہوتا ہے۔

اول طبیعت۔ جو جبلت کا دوسرا نام ہے اور جس میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کا امکان ہے

دوم۔ حال۔ جو استعداد قبول کے مطابق متاثر ہوتا ہے لیکن بہت جلد زوال اختیار کر جانے والی شے ہے۔

سوم ملکہ۔ وہ قوت یا کیفیت جو نفس انسانی میں اس قدر راسخ ہے۔ جس کا زوال بمشکل اور بتاخیر ہوتا ہے۔

اور خلق کا تعلق نفس کی ان تینوں کیفیات میں سے اس کے ساتھ ہے جسے ملکہ کہا جاتا ہے۔ اور جس کا حال ہرگز مزاج کا سا نہیں لہٰذا علم الاخلاق کے ذریعہ اس کی اصلاح اور تہذیب بھی ممکن ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث نبویؐ میں اشارۃً واضح کیا گیا ہے۔

"ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا گیا ہے اس کے بعد والدین (یعنی ماحول) اس پر یہودیت نصرانیت اور مجوسیت کا رنگ چڑھاتے ہیں"

گویا جہاں پہلی حدیث میں جبلت اور طبیعت میں کسی قسم کی تبدیلی کی نفی ہے دوسری میں اس بات کی وضاحت ہے کہ چونکہ انسان فطرتاً قبول استعداد کے اعتبار سے سادہ لوح ہوتا ہے۔ اس لئے اخلاق اور تعلیم اخلاق اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

فلسفہ ہی کی ایک شاخ

اہل فلاسفہ کے نزدیک علم الاخلاق بھی فلسفہ ہی کی ایک شاخ ہے جس کے دوسرے ساتھی اور ہمعصر علوم یہ ہیں۔

مابعد الطبیعہ' فلسفہ طبیعی۔ علم النفس۔ علم منطق۔ علم الجمال۔ فلسفہ قانون اور علم الاجتماع و تاریخ ان تمام علوم میں سے علم الاخلاق کا سب سے قریبی تعلق "علم النفس" کے ساتھ ہے کیوں کہ "علم النفس" قوت احساس' قوت ادراک' قوت حافظہ' قوت ذاکرہ' ارادہ' آزادی ارادہ خیال' وہم' شعور' عواطف' میلانات' اور لذت والم سے بحث کرتا ہے اور ان میں سے ایک بھی شے ایسی نہیں علم اخلاق سے بحث کرنے والا جس سے بے نیازانہ گزر سکے۔

دوسرے نمبر پر اس کا سابقہ علم "اجتماع" سے ہے کیونکہ علم اجتماع کا تعلق انسانوں کے ارادی اعمال کو زیر بحث لاتا ہے۔ اور چونکہ انسانوں کی حیات اجتماعی کا مسئلہ ہے اور انسان کی زندگی کے لئے ازبس ضروری ہے کہ وہ کسی نہ کسی جماعت کا فرد بن کر وجود پذیر ہو۔ (بلکہ فرد کی زندگی حیات اجتماعی۔ کے بغیر ویسے ہی ناممکن نظر آتی ہے) اس لئے علم اجتماع سے علم الاخلاق کا رشتہ اور بھی گہرا ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کسی شخص کے فضائل و رذائل پر معقولیت کے ساتھ بحث اس کی جماعت کے نظریات و کوائف کی روشنی ہی میں ہو سکتی ہے اور چونکہ علم اجتماع قوموں کی تاریخ۔ ان کی ترتیب و ترویج۔ ان کے عروج و زوال ثقافت و زبان۔ ان کے مذہب اور ان کے خاندان و قبائل سے بحث کرتا ہے جس سے حکومتوں کے معرض وجود میں آنے اور دیگر مسائل سے آگہی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے مطالعہ سے انسانوں کے اعمال و کردار اور ان کے برے بھلے یا درست و نادرست ہونے سے متعلق احکام صادر کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ جو فی نفسہ علم اخلاق کا فریضہ ہے۔

علمِ قانون سے قربت

بعض فلاسفروں نے علم اخلاق و علم قانون کا نام بھی دیا ہے۔ کو شاید اس لئے کہ عملاً دونوں ایک ہی قسم کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ بادی النظر میں جہاں تک انسانی زندگی کو صالح اور سعید بنانے اور ان کے نظم و ترتیب کا تعلق ہے دونوں یکساں کام انجام دیتے ہیں لیکن اگر نظر غائر سے مطالعہ کیا جائے تو علم اخلاق کا دائرہ علم قانون سے وسیع تر ہے۔ کیونکہ علم قانون ہر نفع بخش عمل کے متعلق حکم نہیں کرتا جبکہ علم اخلاق ہر نافع عمل کا حکم کرتا ہے۔ اور ہر نقصان رساں عمل سے بچاتا یا بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسی طرح بعض اعمال ایسے بھی ہیں۔ مثلاً حسد کینہ اور بغض وغیرہ۔ قانون جن کی ممانعت کے بارے میں واضح احکام صادر نہیں کرتا۔ کیوں کہ اس کا بنیادی تعلق تعزیر سے ہے اور وہ صرف انہی امور سے متعلق امر و نہی کے احکام جاری کرتا ہے۔ جن کی تعمیل نہ کرنے پر وہ سزا دے سکے۔ اسی طرح وہ انسانوں کے پوشیدہ رذائل مثلاً کفران نعمت اور خیانت وغیرہ کے متعلق بھی کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ اس کی نگاہ اعمال پر صرف ان کے نتائج کے اعتبار سے ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس علم اخلاق باطنی اعمال کو بھی زیر بحث لاتا ہے اور اس سلسلہ میں اس قسم کے احتیاطی احکامات بھی جاری کرتا ہے۔

کسی برے کام کا دھیان مت کرو

بے کار اور باطل امور میں وقت ضائع مت کرو اسی طرح قانون لوگوں کی ملکیتوں کی حفاظت تو کرتا ہے لیکن وہ اخلاق کی طرح شخصی و عمومی مصالح میں خیر و ہمدردی کا لحاظ رکھنے کا حکم نہیں دے پاتا۔

اخلاق اور سائنس کا تعلق

بعض لوگوں کے نزدیک سائنس اور اخلاق دونوں کی راہیں جداگانہ ہیں۔ ان میں باہم کوئی تعلق نہیں لیکن راقم السطور کے نزدیک ان دونوں میں نہ صرف گہرا ربط و تعلق ہے بلکہ اخلاق دراصل سائنس ہی کی ایک شاخ ہے کیوں کہ سائنس اس علم کا نام ہے جس کے ذریعہ کائنات ہست و بود میں شب و روز ہمارے احساسات اور ذہنی و عقلی مدرکات میں آنے والی اشیاء کا صحیح شعور حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ پتہ چلتا ہے کہ

کسی حقیقت کی ابتدا کس طرح ہوئی تھی؟ پھر مختلف زمانوں میں اس نے کس کس طرح نشوونما حاصل کی۔ اور وہ اپنی موجودہ ہیئت کو کن کن مراحل سے گزر کر پہنچی۔

دوسرے لفظوں میں ایسے تجربے اور مشاہدے اور ان سے پیدا شدہ نتائج جو اشیاء کے درمیان قانون ارتباط و انتساب کے ذریعہ کئے جاتے رہے ہوں انہی کا دوسرا نام "سائنس" ہے اور کون کہہ سکتا ہے علم اخلاق بھی انہی حدود کے دائرہ کی ایک شے نہیں۔

علم اخلاق دراصل انہی اصولوں پر بحث کرتا ہے جو زندگی کے ماحول اور سفر حیات کے سلسلہ میں کیفیات و تصرفات موثر بن کر پیش آتے رہتے ہیں۔ مثلاً جب ہم صدق اور کذب پر خیر و شر کے لحاظ سے بحث کرتے ہیں تو کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان ہر دو کیفیات میں ایک اصولی فرق ہے جسے ہم تجربہ مشاہدہ۔ نیز دیگر مدرکات علمیہ کے ذریعہ ایک "کلیہ" کی شکل میں صحیح پاتے ہیں۔ اور اس اخلاقی حکم کا براہ راست تعلق ہے طبائع اور اقدار کے نوامس فطرت اور قوانین قدرت کی روشنی میں مطالعہ و واقفیت کے اور نوامیس فطرت کا وسیع علم محتاج ہے سائنس کے انکشافات پر۔ کہ مختلف اشیاء کے درمیان اسباب و مسببات اور یقینی قوانین ارتباط کہاں تک ہیں۔ بھلا اس حالت میں علم اخلاق کو علم سائنس سے کیوں کر جدا کیا جا سکتا ہے۔

اخلاقی زندگی کے پہلو

اور آخر میں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اخلاقی زندگی کے نمایاں اور جامع و مانع پہلو صرف دو ہیں پہلا ایجابی۔ اور دوسرا معیاری۔

ایجابی۔ وہ اعمال و کردار جو کسی خاص زمانہ اور خاص قوم کے اندر خیر و صواب سمجھے گئے۔ یا سمجھے جاتے ہیں۔ اور

معیاری۔ وہ اعمال و کردار جو قومی و نسلی خصوصیات سے بالاتر ہو کر "خیر و شر" کا مدار بن سکیں۔

(ہفت روزہ لاہور 2۔ مارچ 1996ء)

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

عورتوں اور مردوں کے بھول جانے کے متعلق جو سائنسی تحقیق جاری ہے اور جس کے متعلق گزشتہ دنوں ایک کالم لکھا گیا تھا۔ اس کے متعلق مکرم قمر احمد صاحب شالیمارٹی۔ وی سنٹر ربوہ نے وضاحت چاہی ہے۔ جہاں تک سائنسی تحقیق کا تعلق ہے۔ وہ ہر موڑ پر بعض اوقات ایک نیا نتیجہ پیش کرتی رہتی ہے۔ حتمی طور پر جب تحقیق کے نتائج سامنے آتے ہیں جن کے بعد خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں کسی ترمیم یا تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انہی کو حقائق کہا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ ہر موڑ پر ایک نئی بات سامنے آتی ہے۔ لیکن اس بات سے آگے پھر تحقیق کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ وہ بات پوری طرح درست نہیں تھی۔ اگرچہ سائنسی تحقیق نے ایک موڑ پر یہ کہا ہے کہ مرد عورت سے زیادہ بھولتا ہے لیکن اسی کالم میں یہ بات بھی درج ہے کہ "پنسلووانیہ" کے جو سائنس دان ان عورتوں اور مردوں کی یادداشت پر تحقیق کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بڑھاپے کے ساتھ ساتھ دماغ کو خون ملنا کم ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں گلوکوز کا ملنا بھی کم ہو جاتا ہے۔ اور جنسی تفریق کا پتہ چلتا ہے لیکن ابھی حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ یہ کہا گیا ہے کہ جب حتمی طور پر یہ معلوم کر لیا جائے گا۔ کہ عورتوں اور مردوں کے بھولنے کی نسبت کیا ہے اور یہ کیوں بھولتے ہیں تو انسانی زندگی کی بہت سی دیگر باتوں پر تحقیق کرنا آسان ہو جائے گا"

گویا کہ ابھی اس تحقیق کا آخری نقطہ بہت دور ہے۔ اس لئے فی الحال اسے مذہب سے متصادم کہنے کی ضرورت نہیں۔

ایک اور بات جو اس سلسلے میں کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ عورت مرد سے کمزور ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہر عورت ہر مرد سے کمزور ہے۔ مرد بھی بعض اوقات جسمانی طور پر اتنا کمزور ہو سکتے ہیں کہ کوئی عورت انہیں دھکا دے تو وہ اپنے پاؤں پر کھڑے نہ رہ سکیں۔ کیا اس وقت یہ سمجھ کر کہ عورت مرد سے کمزور ہے یہ کہا جائے گا۔ کہ معلوم نہیں یہ بات کیسے ہو گئی کہ عورت نے دھکا دیا اور مرد گر پڑا۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی سطح کے مرد اور اسی سطح کی عورتوں کو لیا جائے تو ان کا آپس میں موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ اور جو اصول بیان کئے جاتے ہیں وہ درست ثابت ہوتے ہیں لیکن یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہر عورت ہر مرد سے کمزور ہے۔ بھولنے کے متعلق بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔ سکول کی کلاس میں یا کالج میں یا یونیورسٹی میں لڑکے بھول جاتے ہیں اور لڑکیاں یاد رکھتی ہیں اور زیادہ نمبر لے جاتی ہیں۔ زیادہ نمبر اسی لئے لے جاتی ہیں کہ وہ پڑھا ہوا سبق زیادہ یاد رکھ سکتی ہیں لڑکے بعض اوقات نہیں رکھ سکتے۔ تو اس اصول کو ہرگز بھولنا نہیں چاہئے کہ مقابلہ کے لئے دونوں کی ایک سطح ہونی چاہئے۔ اگر ایک سطح نہ ہو تو مقابلہ درست نہیں ہوتا۔ اس کے نتائج صحیح سامنے نہیں آتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکیل فدا بٹ

ماحولیاتی آلودگی

ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا ملک ترقی کی راہ پر چلتا رہے اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں آکھڑا ہوا۔ ہم پاکستانی ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا وطن اس صف میں پہلے نمبر پر ہو۔ ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ کمزور افرادی قوت ہے افرادی قوت کو کمزور کرنے والے عوامل میں ایک ماحولیاتی آلودگی بھی ہے ماحولیاتی آلودگی دور جدید کو در پیش بڑے مسائل میں سے ایک ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کیا ہے؟

صاف ستھری فضا اور وافر مقدار میں آکسیجن انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔ لیکن کچھ عوامل مل کر فضا اور ماحول کو آلودہ کردیتے ہیں۔ جن میں کارخانوں اور فیکٹریوں کی چمنیوں سے نکلنے والا زہریلا دھواں' گردوغبار' ٹریفک کا دھواں اور شور' بے ہنگم میوزک کی آواز' سیوریج کا ناقص انتظام' جگہ جگہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر اور کچھ ایسے ہی عوامل شامل ہیں۔

ہمارا ملک ایک ترقی پذیر ملک ہے اور ترقی پذیر ملک کے لئے ضروری ہے کہ کہ صنعت میں ترقی ہو' صنعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں زیادہ سے زیادہ فیکٹریاں اور کارخانے لگائے جائیں۔ لیکن ان فیکٹریوں سے جہاں ہمیں بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں وہاں اس کے نقصانات بھی ہیں۔

جو صنعتیں انسانی آباد کے قریب کام کر رہی ہیں۔ ان سے ماحول کو آلودہ کرنے والے عوامل مثلاً زہریلا دھواں' گندا پانی اور بیکار زہریلے فضلات کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی کا سنگین مسئلہ پیدا ہوتا ہے یہ سب چیز مل کر فضا کو گندا اور آلودہ کردیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ہوا میں آکسیجن کی مقدار کم اور ضرر رساں گیسوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جو انسانی صحت کو بہت نقصان پہنچاتی ہے۔ ان عوامل کے باعث انسانی اعصاب بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور انسان کی اس قدر میں کمی واقع ہو جاتی ہے اس کا واضح نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ افرادی قوت کمزور پڑ جاتی ہے اور ملک کی ترقی کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔

ٹریفک کا مسئلہ بھی اس سلسلے میں بڑی اہمیت کا حامل ہے ہر روز سڑکوں پر لاتعداد بسوں' ٹرکوں' کاروں اور دوسرے ذرائع نقل و حمل کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی ہے ان سب میں اکثریت غیر معمولی مقدار میں زہریلا اور بدبودار دھواں خارج کرتے ہیں جو ہوا میں شامل ہو کر اسے غلیظ اور ضرر رساں کر دیتے ہیں۔ اس آلودگی میں سانس لینے سے ناقابل علاج بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔

دھوئیں کے مسئلے کے علاوہ ایک بڑا مسئلہ ٹریفک کا شور بھی ہے۔ جو انسانی اعصاب کے لئے زہر قاتل ہے اس ناقابل برداشت شور میں ریڈیو' ٹیلی ویژن اور کیسٹ پلیئر کی غیر معمولی بلند آوازیں بھی شامل ہو جائیں تو سونے پہ سہاگہ والی مثال صادر نظر آتی ہے۔

گردوغبار اور گندے پانی و کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں سے اٹھنے والے بخارت بھی ماحولیاتی آلودگی میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کرتے ہیں۔ سیوریج کے ناقص انتظام کی وجہ سے بیماریوں کے جراثیم وافر مقدار میں پیدا ہو کر فضا میں شامل ہو جاتے ہیں اور اس فضا میں سانس لینا بہت سی بیماریوں کا موجب بنتا ہے۔

یہ سب چیز ماحولیاتی آلودگی کا باعث بننے والی بڑی بڑی وجوہات میں شامل ہیں اور ان سے نمٹنا ناگزیر ہے ورنہ ہم اپنی افرادی قوت کو بہت حد تک کھو دیں گے یوں بھی مثل مشہور ہے کہ صحت مند جسم میں ہی صحت مند ذہن ہوتا ہے اور اگر جسم ہی صحت مند نہ ہو تو ذہن کے کیا کہنے۔

ماحولیاتی آلودگی کے اس سنگین مسئلے سے نمٹنے کے لئے ہم جو اقدام کرسکتے ہیں ان میں کچھ قابل ذکر ہیں۔

مثلاً آلودگی سے ہم اس طرح بچاؤ کرسکتے ہیں کہ صنعتی مراکز انسانی آبادیوں سے دور لگائے جائیں۔ ان سے خارج ہونے والے زہریلے مادوں کو تلف کرنے کا مناسب انتظام کیا جائے۔

فضا میں شامل گندی گیسوں اور شدید نقصان دہ دھوئیں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔ ویسے بھی مثل مشہور ہے کہ درخت قدرت کے پھیپھڑے ہیں جو ہوا کو صاف کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یوں بھی سبزہ آنکھوں کو تراوٹ اور اعصاب کو سکون پہنچاتا ہے۔

نالیوں اور گٹروں کو ڈھکنا بہت ضروری ہے اور ان کی صفائی میں جراثیم کش ادویات کا استعمال کافی حد تک فضا کی آلودگی کی روک تھام میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اپنے گھروں اور گلی محلوں کے باہر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگانے سے ہر ممکن اجتناب برتنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ ان سے ان گنت مقدار میں بیماری کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں اس کے علاوہ بہتر ہے کہ گاڑیوں کو باقاعدگی سے ورکشاپ لے جایا جائے اور دھواں چھوڑنے والے نقائص فوراً دور کئے جائیں۔

الغرض ہمیں ماحول کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔ لوگوں میں شعور پیدا کرنا چاہئے تاکہ وہ اس کے مضر اثرات سے واقف ہو کر بچاؤ کی تدابیر کے سلسلے میں تعاون کریں۔ صفائی کا خیال رکھا جائے۔ سیوریج کا مکمل حفاظتی انتظام کیا جائے۔ ٹریفک کے مسئلے پر قابو پایا جائے۔ کوڑا کرکٹ مناسب طریقے سے تلف کیا جائے۔ الیکٹرانکس آلات کے استعمال میں خاص احتیاط کرنا بھی اشد ضروری ہے۔ فضا کو آلودگی کے نقصان دہ اثرات سے بچانے کے لئے انڈسٹری کو انسانی آبادی سے دور مقامات پر منتقل کیا جانا چاہئے اور آئندہ کے لئے حکمت عملی مرتب کرکے نئی صنعتیں مخصوص مقامات پر لگانا مستحسن ہے۔ صفائی کے لئے زیادہ سے زیادہ شجر کاری کی جانا وقت کی اہم ضرورت ہے ورنہ ان مضر اثرات کے لئے باعث پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی نسلیں تباہ کرنے کو کافی ہے۔ اس سے صرف انسانی صحت یا معیار میں ہی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ ملکی معیشت بھی متاثر ہوتی ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے لئے معاشی استحکام وقت کی اہم ضرورت میں سے پہلے درجے پر ہے۔ ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے بعد ہی ہم شاہراہ ترقی گامزن ہو پائیں گے اور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہوں گے۔

یاد ماضی

ہماری تاریخ

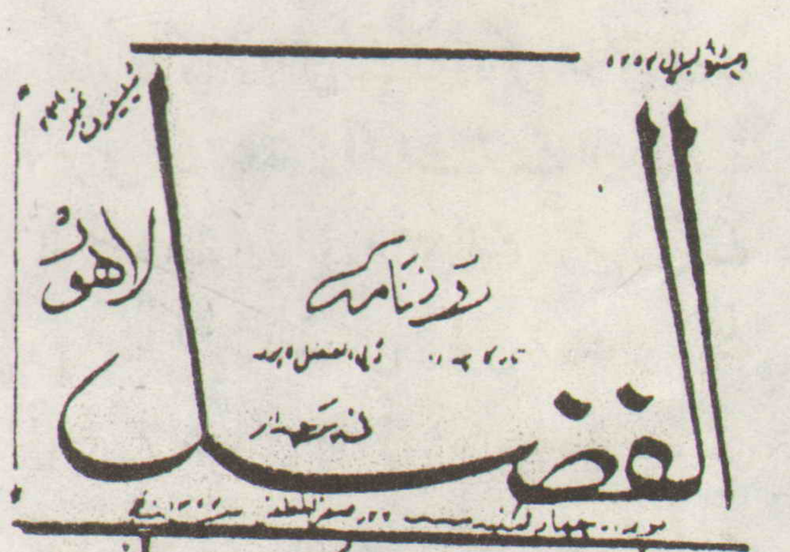

12۔ اکتوبر 1954ء کے اخبار الفضل میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی سیلاب کے سلسلے میں کارکردگی کی رپورٹ درج ہے۔ عنوان ہے "مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے تعلیم یافتہ نوجوان سیلاب زدہ علاقوں میں عام مزدوروں کی طرح کام کر رہے ہیں۔" دوسری سرخی۔ "مقامی صحافیوں کی ایک جماعت نے مختلف بستیوں میں جاکر انہیں خود نہایت جانفشانی سے ملبہ اٹھاتے اور زمین ہموار کرتے ہوئے دیکھا۔"

تیسری سرخی "آج کل مجلس کی متعدد امدادی پارٹیاں شہری دفاع پولیس اور انسداد ملیریا کے محکموں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔"

متن۔ لاہور 11۔ اکتوبر مقامی صحافیوں کی ایک جماعت نے کل سہ پہر کو مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی معیت میں ان بارش اور سیلاب زدہ علاقوں میں کا دورہ کیا جن میں مجلس کے خدام گزشتہ دو ہفتوں سے منظم طور پر ریلیف کا کام کر رہے ہیں صحافیوں کی اس جماعت نے لیاقت پارک' دھوبی منڈی اور مہاجر آباد میں خدام کی تین پارٹیوں کو جن میں سے ہر ایک دس دس خدام پر مشتمل تھی گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ اٹھاتے اور زمین کو ہموار کرتے ہوئے دیکھا۔ ہرچند کہ ان میں سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوش پوش نوجوان تھے لیکن وہ عام مزدوروں کی طرح ملبہ اٹھانے اور جھونپڑیاں وغیرہ تعمیر کرنے میں مصروف تھے۔ علاقہ کے لوگوں اور پولیس کے عملے نے جو وہاں موجود تھا استفسار پر اس امر کی تائید کی یہ نوجوان صبح سے اس کام پر لگے ہوئے ہیں اور گزشتہ کئی روز سے نہایت جان فشانی سے اسے سرانجام دے رہے ہیں قائد مجلس نے بتایا کہ جن علاقوں میں مجلس ریلیف کا کام کرتی ہے ان میں نیاز بیگ۔ مہاجر آباد۔ شمشان بھومی۔ ٹھوکر۔ محمود بوٹی بند۔ پرانا دھرم پورہ۔ بیگم کوٹ۔ سانده کلاں۔ کشمیر روڈ۔ وارث روڈ۔ اور لیاقت پارک شامل ہیں۔

قائد صاحب نے مجلس کی امدادی سرگرمیوں پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ مجلس جس کی زیر نگرانی شہر کے مختلف علاقوں میں بارہ امدادی مرکز قائم ہیں اب تک چھ ہزار سات سو پچانوے مصیبت زدہ افراد کو کھانا کھلا چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے بارہ ہزار آٹھ سو چورانوے اشخاص میں کھانے کی خشک اشیاء' کپڑے دھونے کا صابن' اور کپڑے وغیرہ بھی تقسیم کئے ہیں۔ نیز مجلس کا طبی امداد کا شعبہ پانچ ہزار سے زائد لوگوں کو ادویہ بہم پہنچانے کے علاوہ انہیں دیگر طبی سہولتیں بھی بہم پہنچا تا رہا ہے۔ ایک اخبار نویس کے استفسار پر قائد صاحب نے بتایا کہ مجلس کا طبی شعبہ جو مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب آف موگا کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔ پانچ ڈاکٹروں پر مشتمل ہے ابتداً مجلس اپنے پاس سے دوائیں تقسیم کر رہی تھی لیکن بعد میں اس کے کام سے متاثر ہو کر لاہور کارپوریشن کی طرف سے بھی اسے بعض ادویہ تقسیم کے لئے دی گئیں۔ جنہیں فوری طور پر مستحقین تک پہنچا دیا گیا۔

قائد صاحب نے مزید بتایا کہ مجلس حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کر رہی ہے۔ چنانچہ اب تک خدام نے شہری دفاع پولیس اور انسداد ملیریا کے محکموں کے ساتھ مل کر متعدد علاقوں میں کام کیا ہے اور ان کے مطالبہ پر مختلف اوقات میں مجلس انہیں ایک سو سے زائد خدام کی خدمات پیش کر چکی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ مجلس کی خدمات کا دائرہ فرقے دارانہ اختلافات

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کمپیوٹر کی ترقی پر توجہ

صدر مملکت پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سرمایہ کاروں کو چاہئے کہ وہ کمپیوٹر کے سافٹ ویئر کی تیاری میں حکومتی سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس میدان میں سرمایہ کاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ سافٹ ویئر کمپیوٹر کی تیاری پر توجہ دینے سے ملکی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان اس کے ذریعے سے نہ صرف ٹیکنالوجی کی ترقی چاہتی ہے بلکہ اس کو اقتصادی ترقی کا ذریعہ بھی سمجھتی ہے اس لئے اس میدان میں ترقی کو ترجیحات کی فہرست میں سب سے اوپر رکھا گیا ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ پاکستان سافٹ ویئر کی تیاری کے میدان میں عالمی سطح کی مہارت حاصل کرے۔ انہوں نے ملک کے پالیسی سازوں کو کہا کہ وہ ایسے پروگرام بنائیں جن سے ہمارے بچوں کو اس میدان میں زیادہ سے زیادہ تربیت حاصل کرنے کا موقعہ مل سکے۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت نے مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارتی مظالم کی شدید مذمت کی۔ اور کہا کہ پاکستان چاہتا ہے کہ کم سے کم وقت میں کشمیریوں کو حق خود اختیاری دلایا جائے۔ لیکن ان کو حق خود اختیاری نہ دیا گیا تو وہ اپنی آزادی کی جدوجہد جاری رکھنے پر مجبور ہوں گے اور پھر جتنا بھی چاہے وقت لگے وہ اپنی آزادی کے لئے کوششیں کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بھی اس مہم میں جتنا بھی لمبا عرصہ ضرورت ہوئی کشمیریوں کی حمایت جاری رکھے گا اور اس امداد و اعانت سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو یہ جان لینا چاہئے کہ ظلم سے آزادی کی جدوجہد کو دبایا نہیں جاسکتا۔

OOO

لوڈشیڈنگ کا خاتمہ

پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے بتایا ہے کہ بجلی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ گزشتہ تین سال میں بجلی کی کھپت بھی بڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی کمپنیوں کو بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں میں شریک کیا گیا ہے۔ اور امید ہے کہ 98-1997ء تک بجلی کی ضرورت اور پیداوار میں 3 ہزار میگاواٹ کی کمی کو پورا کر لیا جائے گا۔ غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ جو میموز آف انڈر سٹینڈنگ طے پائے ہیں ان پر عمل در آمد کا کام جاری ہے۔

OOO

کل جماعتی کانفرنس کا مذاکرات سے انکار

سری نگر میں قائم کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی نمائندہ تنظیم کل جماعتی حریت کانفرنس نے بھارتی وزیر داخلہ مسٹر چاون کی وہ پیشکش مسترد کر دی ہے جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ وہ بھارتی حکومت کے ساتھ کشمیر کے مسئلے پر مذاکرات کرے۔ کل جماعتی حریت کانفرنس کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان کی شمولیت کے بغیر کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ کل جماعتی حریت کانفرنس پہلے بھی مذاکرات کی ایسی پیشکش کو مسترد کر چکی ہے۔

بھارت کی خواہش ہے کہ وہ کل جماعتی حریت کانفرنس کے ساتھ مذاکرات کر کے ان کو اپنے دباؤ میں لائے اور اپنی مرضی کا حل کشمیریوں کے اوپر مسلط کر دے۔ لیکن کشمیری حریت پسند پہلے کی طرح اب بھی بھارتی حکومت کے دباؤ میں نہیں آئے اور انہوں نے صاف طور پر کہہ دیا کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر بھارت سے کوئی مذاکرات نہیں کریں گے۔ بھارت جانتا ہے کہ کشمیری حریت پسند مذاکرات کی اس کوشش کو مسترد کر دیں گے۔ لیکن اس سے بھارت عالمی رائے عامہ کو یہ کہہ کر دھوکا دینے کی کوشش کرے گا کہ کشمیری حریت پسند مسئلہ کا حل بات چیت سے نہیں چاہتے۔

مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کے ادارے کے سربراہ جلیل اندرابی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کشمیر میں آزدی پسندوں نے مسٹر اندرابی کی گرفتاری کے خلاف مظاہرہ کیا اور جلوس نکالے۔ حکومت بھارت نے اس امر کی تردید کی ہے کہ انہوں نے کشمیری لیڈر کو گرفتار کیا ہے۔ اس سے اس امر کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ بھارتی فوج نے کہیں مسٹر اندرابی کو شہید نہ کر دیا ہو۔

بھارت پوری کوشش کر رہا ہے کہ وہ کشمیر کے بارے میں عالمی رائے کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

OOO

ایک دردناک واقعہ

ہالینڈ کے ایک شہر میں ایک جنونی قاتل نے ایک سکول میں گھس کر 13 بچوں سمیت 16۔ افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس شخص نے سکول میں آ کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے 16 افراد ہلاک ہو گئے اور 9 بچے زخمی ہوئے۔ بعد ازاں حملہ آور نے خود کو بھی گولی مار دی۔ ہلاک و زخمی ہونے والے بچوں کی عمریں 9 سے 13 سال تک کی ہیں۔

OOO

مصر میں دہشت گردی کے خلاف سربراہ کانفرنس

مصر ان ملکوں میں سے ایک ہے جو کئی سال سے دہشت گردی کے واقعات کا بڑی پامردی سے مقابلہ کر رہا ہے۔ شاید اسی وجہ سے دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے عالمی سربراہ کانفرنس مصر میں منعقد ہوئی ہے۔ اس کانفرنس میں 20 ملکوں کے سربراہان شامل ہو رہے ہیں ان میں امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن، جرمنی کے چانسلر مسٹر ہلمٹ کوہل اور دیگر کئی ممالک کے سربراہان شامل ہیں۔ اردن بھی ان ملکوں میں شامل ہے جہاں دہشت گردی ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ اور یوروپین یونین کے نمائندگان بھی اس سربراہ کانفرنس میں شامل ہیں۔

OOO

چین کا نیا میزائیل تجربہ

چین اور تائیوان کے درمیان گزشتہ چند ہفتوں سے کشیدگی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ تائیوان جو ایک زبردست اقتصادی اور فوجی طاقت بن چکا ہے دنیا میں سفارتی اور سیاسی سطح پر مزید آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن چین اسے بار بار انتباہ کر رہا ہے کہ وہ اپنی حدود میں رہے اور خود کو ایک آزاد اور خود مختار ملک ثابت کرنے سے باز رہے۔ چنانچہ چین نے تائیوان کے سمندر کے سامنے ساحل سے قریباً 50 کلو میٹر دور میزائیل کا ایک تازہ تجربہ کیا ہے۔ گزشتہ چند ہفتوں میں یہ میزائیل کا چوتھا تجربہ ہے۔ بدیہی طور پر اس کا مقصد تائیوان کو ہراساں کرنا ہے۔

چین کا موقف یہ ہے کہ تائیوان اس کا ایک صوبہ ہے اور اس کی حیثیت کسی بھی طرح ایک آزاد اور خود مختار ملک کی نہیں ہے۔ چین کے میزائیل کے تجربات کا یہ سلسلہ چند روز تک جاری رہے گا۔

امریکہ نے چین کو متنبہ کیا ہے کہ وہ تائیوان کے قریب فوجی مشقوں سے باز رہے۔ جواباً چین نے امریکہ کو متنبہ کیا کہ وہ اس علاقے میں اپنی کسی قسم کی مداخلت سے باز رہے۔ لیکن امریکہ نے نہ صرف یہ کہ چین کی دھمکی سے کوئی اثر قبول نہیں کیا بلکہ صاف طور پر کہا ہے کہ تائیوان کے قریب جنگی مشقوں سے امریکہ کو بے حد تشویش ہے۔

OOO

کیوبا کے خلاف مزید پابندیاں

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے کیوبا کے خلاف مزید پابندیاں عائد کرنے کے بل دستخط کر دیئے ہیں جس کے بعد اس کو اب قانون کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ امریکہ کا یہ اقدام اس واقعہ کے بعد کیا گیا ہے جس میں کیوبا نے دو امریکی جہازوں کو مار گرایا تھا اور جس سے چار امریکی ہلاک ہو گئے تھے۔ امریکی صدر نے کہا کہ یہ تنازعہ واشنگٹن اور ہوانا کے درمیان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا اور ہوانا کے درمیان ہے۔

OOO

سرحد کو جاپان کی امداد

جاپان کے سفیر نے صوبہ سرحد کو جاپان کی طرف سے 30 کروڑ روپے مالیت کی ایمبولینسیں اور دیگر طبی آلات تحفتہ" فراہم کئے ہیں۔ ان میں 74 ایمبولینسیں گائنی کے آلات' اور دوسرا بنیادی طبی سازو سامان شامل ہے۔ اس کے تحت 74 رورل ہیلتھ سنٹروں کو اہم سازو سامان سے آراستہ کر دیا جائے گا۔ جاپانی سفیر نے یہ سامان ایک تقریب میں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ کے سپرد کیا۔ مسٹر شیرپاؤ نے اس موقع پر کہا کہ چین کے اس تحفے سے عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا گیا ہے۔ یہ سازو سامان ایک ہفتے کے اندر اندر تمام 74 رورل ہیلتھ سنٹروں تک پہنچا دیا جائے گا اور مزید 3 ہفتوں میں سارا سامان نصب کر دیا جائے گا۔

جاپان کے سفیر نے اس موقع پر کہا کہ جاپان کی طرف سے طبی آلات کی فراہمی پاکستان اور جاپان کے درمیان قریبی اور گہرے دوستانہ تعلقات کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا مجھے اس تقریب میں شرکت سے بے حد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جاپان پاکستان کے ساتھ تعلیم' صحت' زراعت اور دیگر میدانوں میں تعاون کر رہا ہے۔

OOO

وقف زندگی' زندگی کی اصل غرض ہے

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہ ہوگا بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی کا وقف' میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (وقف عارضی) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30488 میں سلیمہ اختر زوجہ عبدالمجید اختر صاحبہ قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 47/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ۔/1000 روپے۔ اور زیور طلائی انگوٹھی اور لاکٹ وزنی 2 تولہ مالیتی۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3800+2500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ و از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلیمہ اختر 47/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحکیم وصیت نمبر 10709 گواہ شد نمبر2 عبدالغنی وصیت نمبر 13699۔

مسل نمبر 30489 میں رضوانہ خالد بنت خالد محمود کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/1 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ بالیاں طلائی وزنی 6 ماشہ مالیتی۔/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضوانہ خالد 4/1 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر2 خالد محمود کاہلوں والد موصیہ۔

مسل نمبر 30490 میں طاہر جمیل بٹ ولد عبدالرحیم بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 715 بلاک نمبر 46 سمن آباد فیصل آباد حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر جمیل بٹ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 انور اقبال ثاقب وصیت نمبر 29113 گواہ شد نمبر2 راجہ برہان احمد وصیت نمبر 29408۔

مسل نمبر 30491 میں رشید احمد ولد چوہدری محمد خان قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات کارکن دفتر الوصیت بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی رقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع دھیر کے کلاں ضلع گجرات (جس کے مالک والدہ صاحبہ آٹھ بھائی اور دو ہمشیرگان ہیں) مالیتی۔/60000 روپے۔ اور مکان کا 1/4 حصہ واقع دھیر کے کلاں مالیتی۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2150 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مبلغ۔/450 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد کارکن دفتر الوصیت ربوہ گواہ شد نمبر1 احسان محمد کارکن دفتر الوصیت ربوہ گواہ شد نمبر2 بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر الوصیت ربوہ۔

مسل نمبر 30492 میں لقمان احمد کشور ولد صادق علی قوم وینس جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زرعی فارم ضلع ملتان حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-11-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لقمان احمد کشور ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 راجہ برہان احمد وصیت نمبر 29408 ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر2 راشد محمود راشد وصیت نمبر 29114 ناصر ہوسٹل ربوہ۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم چوہدری محمد افضل صاحب ولد چوہدری محمد اسلم صاحب آنریری معلم وقف جدید گوجر خان ضلع راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے بچہ کا نام لبیب احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو میں شامل ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک وخادم دین بنائے۔

اعلان داخلہ برائے جماعت ششم

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ششم میں داخلہ کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-3-26 ہو گی داخلہ ٹسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ہو گا۔ ٹسٹ پانچویں جماعت کی Text Book میں سے لیا جائے گا۔ ٹسٹ 6-اپریل 1996ء صبح ساڑھے آٹھ بجے اور انٹرویو 8-اپریل 1996ء صبح نو بجے ہو گا۔ براہ کرم وقت کی پابندی کریں۔

نوٹ:- داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ضرورت لیڈی ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے جونیئر سیکشن میں ایک انگلش ٹیچر کی اسامی خالی ہے۔ ایم اے انگلش یا بی اے میں انگلش لٹریچر رکھا ہو تو بہتر ہے۔

درخواستیں 96-3-20 تک بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن معرفت نظارت تعلیم بھجوائیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

درخواست دعا

○ مکرم ایم کے ملک صاحب سابق آڈیٹر جماعت احمدیہ راولپنڈی گزشتہ کئی ماہ سے بائیں آنکھ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے "الشفاء ٹرسٹ آئی ہسپتال راولپنڈی" میں کئی پیچیدہ اپریشنز ہوئے ہیں جو خدا کے فضل سے کامیاب رہے۔ مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد اشرف صاحب کی ٹانگ 9 ماہ قبل ٹوٹ گئی تھی دو اپریشن ہوئے جو کامیاب نہ ہو سکے۔ اب تیسری بار فیصل آباد کے ایک پرائیویٹ کلینک میں اپریشن ہوا ہے۔ موصوف کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

سے یک سر بالا ہے۔ وہ بلاتفریق و امتیاز ہر مصیبت زدہ کی ہر ممکن امداد کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور بفضل تعالیٰ اس پر پوری طرح کاربند ہے۔ ایک اور اخبار نویس کے جواب میں قائد صاحب نے بتایا کہ ہم اب تک صرف جماعت احمدیہ کے مخیر حضرات ہی سے چندہ اور اجناس وغیرہ اکٹھی کرتے رہے ہیں۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ارسال فرمودہ پانچ سو روپیہ بھی شامل ہے۔ ہم نے جماعت کے علاوہ کسی اور فرد سے کوئی عطیہ وصول نہیں کیا ہے۔ ہمارا طریق کار یہی ہے کہ ہم چندہ' اجناس اور کپڑے وغیرہ صرف اپنی جماعت کے مخیر احباب سے لیتے ہیں۔ لیکن ان عطیہ جات سے مخلوق خدا کی خدمت کرنے اور انہیں ہر ممکن ریلیف بہم پہنچانے میں کسی قسم کی کوئی تفریق روا نہیں رکھتے۔ اور نہ خدمت خلق میں تفریق روا رکھنا ہمارے نزدیک جائز ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ اس امر کی تصدیق آپ خود حکام متعلقہ اور ان سیلاب زدہ علاقہ کے لوگوں سے کرسکتے ہیں جہاں ہمارے خدام نے کام کیا ہے۔

قائد صاحب نے اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ایک پارٹی جو سات افراد پر مشتمل ہو گی آج رات ہی ملتان روانہ ہو رہی ہے۔ ملتان کی مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ مل کر سیلاب زدہ علاقے میں ریلیف کا کام پوری تندہی سے سرانجام دے گی اور ان کے کام میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے کہاہے کہ حکومت مسلم لیگ (ن) کے شیخ رشید کی رہائی میں مخلص نہیں ہے۔ انہوں نے کہاکہ ملک میں سیاسی کشیدگی بہت زیادہ ہے جسے کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر مجھے سپیکر کے عہدے سے دستبردار بھی ہونا پڑا تو میں گریز نہیں کروں گا۔ انتخابی اصلاحات پر انہوں نے کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہاکہ میں قومی اسمبلی میں اظہار خیال کروں گا۔ انہوں نے کہاکہ قانون سازی کے لئے دونوں پارٹیاں اپنا اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اسمبلیوں کو اپنی مدت پوری کرنی چاہئے۔

○ ایک اخبار نے قیاس آرائی کی ہے کہ حکمران پارٹی سپیکر یوسف رضا گیلانی کو سپیکر شپ سے ہٹاکر ان کی جگہ مسلم لیگ (ن) کے حالیہ اور پیپلزپارٹی کے سابقہ رکن مسٹر افتخار گیلانی کو سپیکر بنارہی ہے۔ مسٹر افتخار گیلانی اعلان کریں گے کہ ان کا تعلق کسی سیاسی پارٹی سے نہیں ہے اور یہ کہ وہ آئندہ انتخاب آزاد حیثیت میں لڑیں گے۔ موجودہ سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کو فوری طور پر وفاقی کابینہ میں شامل کرلیا جائے گا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ شیخ رشید کی رہائی کے لئے "کہیں دال میں ضرور کالا ہے۔" انہوں نے کہاکہ نواز شریف کو اپوزیشن لیڈر کے منصب سے ہٹانے کی کوششیں تیز تر ہو رہی ہیں انہیں خطرے سے پیشگی آگاہ کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہاکہ اگر انتخابی اصلاحات کے لئے اپوزیشن نے تعاون نہ کیا تو ایوان میں یکطرفہ قانون سازی کریں گے۔

○ حکومت کے مخالف زرعی ماہرین کا کہنا ہے کہ آبپاشی کے نظام کی نج کاری سے اناج کی پیداواری لاگت بڑھ جائے گی اور غریب روٹی کو ترس جائیں گے۔ پانی کا ریٹ بڑھے گا۔ زرعی خام مال کی قیمتوں میں اضافہ سے افراط زر بھی بڑھے گا۔ روپیہ کی قیمت کم ہو جائے گی۔ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کو کچھ نہیں ملے گا۔ پانی کی تجارت سے دیہی علاقوں میں جاگیرداروں کی طاقت اور سیاسی و سماجی قوت میں مزید اضافہ ہو جانے کا امکان ہے۔

○ اپوزیشن نے مسئلہ کشمیر پر صدر مملکت کی جانب سے قومی اتفاق رائے کی تجویز کو بروقت قرار دیتے ہوئے اس کے لئے اراکین پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینے پر زور دیا ہے۔ اور کہاہے کہ اس ضمن میں قومی اسمبلی میں بحث کے بعد لائحہ عمل طے کیا جانا چاہئے۔ تاکہ دنیا جان لے کہ کشمیر کے مسئلہ پر قوم متحد ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہاہے کہ سرکاری انتخابی فہرستوں کی بنیاد پر انتخابات قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ فہرستوں میں بدعنوانی کی جارہی ہے۔ تحقیقات نہ ہوئی تو الیکشن کمیشن پر نکتہ چینی کریں گے۔ انہوں نے کہاکہ مسلم لیگ (ج) والے اتحاد چاہتے ہیں تو انہیں حکومتی عہدے چھوڑنا ہوں گے۔ وہ حکومت کو بلیک میل کر رہے ہیں تو ہم ان کا سہارا نہیں بنیں گے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ کرکٹ ٹیم کارکردگی کا جائزہ فائنل کے بعد لیا جائے گا۔

○ آج 17- مارچ کو قذافی سٹیڈیم میں ورلڈ کپ کے فائنل میں کرکٹ کے نئے حریفوں آسٹریلیا اور سری لنکا کا کانٹے دار مقابلہ ہو گا۔ سری لنکا کی ٹیم اب تک مقابلوں میں سخت طاقتور حریف ثابت ہوئی ہے۔ ان کی جارحیت کا انداز کسی بھی ٹیم سے زیادہ ہے۔

○ امریکی سینیٹر ہینک براؤن نے امریکی صدر بل کلنٹن کے نام ایک خط میں لکھاہے کہ چین سے رنگ میگنٹ خریدنے کے باوجود امریکہ پاکستان کے فوجی ساز و سامان پر پابندی نہیں لگا سکتا۔ پاکستانی کی پیشگی رقم اور فوجی سامان روکنا ناانصافی ہے۔ پریسلر پابندیوں کو نرم کرکے پاکستان کو یا تو اس کا سامان دیا جائے اور یا اس کے پیسے واپس کئے جائیں۔

○ بی بی سی نے کہاہے کہ حکومت اور عدلیہ میں ٹھن چکی ہے۔ چیف جسٹس کو ہراساں کرنے کے لئے منفی ہتھکنڈے استعمال کئے جارہے ہیں۔ حکومت عدلیہ کے فیصلوں پر اثر انداز ہونے کے لئے جو طریقے استعمال کر رہی ہے اس پر مخالفین کی طرف سے اس پر تنقید کی جارہی ہے۔

○ بلوچستان کے علاقے ڈیرہ بگٹی میں دو گروہوں کے درمیان تصادم سے 10- افراد ہلاک ہو گئے۔ فائرنگ کا یہ سلسلہ ایک روز سے پہلے سے جاری ہے۔ حکام نے جانی نقصان کم کرنے کے خیال سے ڈیرہ بگٹی شہر میں کرفیو کا نفاذ کر دیا۔ لیکن کرفیو کے نفاذ کے باوجود متحارب گروہوں میں فائرنگ ہو رہی ہے۔ اور راکٹ لانچروں کے ذریعے ایک دوسرے پر حملے کئے جا رہے ہیں۔

○ بھارتی کرکٹ ٹیم کے کپتان کو قتل کی دھمکیاں اور گالیاں دی جارہی ہیں۔ سابق کپتان بشن سنگھ بیدی نے اظہرالدین کی قیادت سے فوری برطرفی کا مطالبہ کردیاہے۔

○ طالبان نے افغان صدر ربانی سے بات چیت کرنے سے انکار کردیاہے۔ انہوں نے کہاکہ صدر ربانی روسی ایجنٹ ہیں ان سے بات چیت نہیں کی جاسکتی۔

○ بھارت نے چار ایسے کشمیری لیڈروں سے بات چیت کی ہے جو اپنی مجاہدین کی پارٹیوں سے منحرف اور باغی ہو چکے ہیں۔ بھارت نے ان کو کشمیریوں کا نمائندہ ثابت کرنے کی کوشش شروع کر دی ہیں۔ اور کہاہے کہ یہ ایک اچھا آغاز ہے اب امید ہے کہ مجاہدین گولی کی زبان میں بات نہیں کریں گے اور بات چیت سے کام لیں گے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے کہاہے کہ ایم کیو ایم کے دہشت گرد پولیس میں بھرتی ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہاہے کہ ایک شخص وزیر اعلیٰ ہاؤس سے پکڑا گیاہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان پکار رہاہے۔ قوم خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ اڑھائی سال سے ظلم و ستم برداشت کر رہے ہیں۔ ہم بے غیرت نہیں کہ حکومت کی "مہربانیاں" قبول کرلیں۔ ہر مہربانی کا حساب لیں گے۔ شیخ رشید کے خلاف غلط فیصلہ کیا گیا تھا۔ حکومت پول کھل جانے کے خوف سے بھاگ گئی۔ انہوں نے کہاکہ پولیس مقابلوں کی وباء کراچی کے بعد پنجاب میں بھی پھیل گئی ہے مہنگائی عروج پر ہے۔ سرحد پر حملے ہو رہے ہیں ہر شعبہ انحطاط پذیر ہے۔ حکومت کو کرپشن سے فرصت نہیں ہے۔

○ ملسم لیگ (ن) کے لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہاہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی کی سفارش پر ہی مجرموں کو چھوڑا جاتاہے۔ انہوں نے کہاکہ گزشتہ ملاقات میں صدر نے ہماری بعض باتیں تسلیم کرلی ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہاہے صدر پیپلزپارٹی کا ذکر "تھرڈ پارٹی" کے طور پر کرتے ہیں۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن جو مصر میں دہشت گردی کے خلاف سربراہی کانفرنس میں شرکت کے بعد اسرائیل چلے گئے تھے نے کہاہے کہ امریکہ اور اسرائیل دہشت گردی کے خلاف مشترکہ کارروائیاں کریں گے۔

○ سری لنکا کے آل راؤنڈر جیا سوریا کو ورلڈ کپ میں سب سے بہتر کارکردگی دکھانے پر قیمتی اوڈی کار انعام میں دی گئی ہے۔ انہوں نے 213 رنز بنائے اور 6 وکٹیں لیں۔

○ سری لنکا کی کرکٹ ٹیم ورلڈ کپ کا فائنل کھیلنے کے لئے پاکستان پہنچی تو اس کا زبردست خیر مقدم کیا گیا۔ کپتان نے کہا ہے کہ ہمارا جو شاندار خیر مقدم کیا گیاہے وہ ناقابل فراموش ہے۔

○ اسرائیلی پولیس نے مغربی کنارے پر واقع علاقے نابلوس میں حماس کے مقتول لیڈر یحیی عیاش کا گھر دھماکے سے اڑادیا۔ اس گھر میں ان کی بیوی، والدین اور دو بھائی رہتے تھے۔ خدشہ ہے کہ وہ سب ہلاک ہو گئے ہوں گے۔ مسٹر یحیی عیاش حماس کے بم مارنے والے گروہ کے سربراہ تھے۔ یہ گروہ جسے خود کشی سکواڈ کہا جاتا ہے اسرائیل میں کئی بم دھماکے کرکے سو سے زائد اسرائیلی شہریوں کو ہلاک کرچکاہے۔

○ ماریشس کے صدر قاسم حسین بدھ سے پاکستان کا 9- روزہ سرکاری دورہ شروع کر رہے ہیں۔

○ برصغیر کے مسلمانوں کی فلاح و بہود کے لئے سو سال قبل قائم کی گئی انجمن حمایت اسلام پر قبضے کے لئے ایک گروہ نے انجمن کے فنڈز سے ساڑھے چار لاکھ روپے کا اسلحہ خرید لیا۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیارشدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام

آزمودہ
گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534